امت مسلمہ کے خلاف ففتھ جنریشن وار فیئر کی کاروائیاں

Actions of Fifth Generation Warfare against the Muslim Ummah

Hafiz Ahmad Saeed Awan
MPhil Islamic Studies, Department of Arabic & Islamic Studies, The University of Faisalabad, Faisalabad:
hafizahmadsaeed@gmail.com

Lubna Ameen Khan
Lecturer of Arabic and Islamic Studies, The University of Faisalabad, Faisalabad:
nnoxentdoll022@gmail.com

Atika Sadaqat
Lecturer of Islamic Studies The Punjab group of Colleges, Jaranwala, Faisalabad:
duaranafish@gmail.com

Abstract:
Fifth generation warfare is conducted by psychological tactics. This war is primarily fought through non-kinetic military action such as misuse of social media, spreading misinformation, cyberattacks along with emerging technologies like artificial intelligence and fully autonomous systems. The term "fifth generation warfare" was first time used in 2010 by Lieutenant Colonel Alberts who was American army officer and theorist. The concept of four generations in the history of modern warfare was created by a team of United States analysts including William S. Lind in 1989 for the purpose of an argument that changing face of war entering into a fourth generation. The intention behind fifth generation war is to use latest technology of current era as well as save all resources which are used in physical warfare. Different countries and institutions are imposing this warfare on "Muslim Ummah" using different tools like media and other platforms.

Keywords: *Fifth generation warfare, Non-kinetic military action, Social media, Cyberattacks, Artificial Intelligence*

تمہید:

ففتھ جنریشن وارفیئر(Fifth Generation Warfare)جنگوں کی اقسام میں سے ایک ایسی قسم ہے جو ہتھیاروں کے بجائے عقل اور علم کے استعمال سے لڑی جاتی ہے۔ بنیادی طور پر یہ نفسیاتی اور نظریاتی جنگ ہے جس میں اہم توجہ اس بات پر مرکوز ہوتی ہے کہ دشمن جس نظر سے دنیا کو دیکھ رہا ہے اس انداز نظر ہی کو تبدیل کر دیا جائے۔ جس سے ایک قوم حسی طور پر تو وجود رکھتی ہے مگر اپنی نظریاتی اساس کھو بیٹھتی ہے۔ففتھ جنریشن وارفیئر عمومی جنگی ہتھیاروں کے بجائے معلومات کے ہر جائز اور ناجائز استعمال سے اس طرح لڑی جاتی ہے کہ ہتھیاروں سے لیس طاقتور افواج کو ناکوں چنے چبانے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔اس کا طریقہ کار کچھ یوں ہوتا ہے کہ معمولی سی بات کو انتہائی اہم بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مقامی اور بین الاقوامی میڈیا کو آلہ کار بنایا جاتا ہے جبکہ سوشل میڈیا اس کا اہم ترین اور مؤثر ہتھیار شمار ہوتا ہے۔

اہمیت موضوع:

ساری انسانیت اور خصوصا امت مسلمہ کو عصر حاضر میں جن چیلنجز (Challenges)کا سامنا ہے ان میں سے ایک ففتھ جنریشن وارفیئر ہے کیونکہ سوشل میڈیا(Social Media) آسانی سے ہر ایک کی دسترس میں ہے جس پر رائے عامہ کو ہموار کرنے کا کام بخوبی کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی جنگ ہے جس سے عوام تو ایک طرف کئی خواص بھی ناواقف ہیں۔ اس کی آگاہی اسی لیے ضروری ہے کہ اس میں حملے کی نوعیت پوشیدہ اور خفیہ ہوتی ہے جس سے وہ لوگ بھی کئی مرتبہ ٹھیک طور پر واقف نہیں ہوتے جن کا اس سے براہ راست واسطہ ہوتا ہے۔

ففتھ جنریشن وارفیئر میں تمام تر کوشش اس بات پر مرکوز ہوتی ہے کہ دشمن کا مشاہدہ مخالف کی متعین کردہ سمت میں ہو یعنی جو وہ دشمن کو دکھانا چاہے دشمن وہ ہی دیکھے اور جو دشمن سے چھپانا چاہے اس طرف دشمن کی توجہ جا ہی نہ سکے۔ وہ حالات کا صحیح خاکہ بنانے میں ناکام رہے وہ صورتحال کو اسی طرح دیکھے جس طرح مخالف نے اس کو وضع کیا ہو۔ جب وہ دشمن کے مشاہدے کو کنٹرول کرنے میں کامیاب ہو جائے گا تو دشمن کا مشاہدہ غلط ہو گا اور اس کی ان

مشاہدات کی روشنی میں طے کی جانے والی ترجیحات بھی درست نا ہوں گی اور پھر ان ترجیحات کے مطابق غلط فیصلے کیے جائیں گے اور پھر بالآخر یہ فیصلے غیر مؤثر عمل پر منتج ہوں گے۔

قرآنی خبر:

اسلام مخالف قوتوں کی طرف سے اسلام کی اشاعت و ترویج کو روکنے کے لیے کی جانے والی کاروائیوں کی ایک کڑی ففتھ جنریشن وار فیئر ہے۔ اس جنگ کے تمام ہتھیاروں کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بھرپور انداز میں استعمال کیا جارہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے لائے ہوئے قرآن نے ایسی کوششوں کے متعلق اہل ایمان کو پہلے ہی سے آگاہ کر رکھا ہے:

"وَ لَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ حَتّٰی یَرُدُّوْکُمْ عَنْ دِیْنِکُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا"[1]

وہ تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے جہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے نہ ہٹادیں اگر ان کا بس چلے۔

سورۃ البقرۃ کی مذکورہ بالا آیت میں کفار کی کوششوں کا مقصد اہل ایمان کو دین سے ہٹانا قرار دیا گیا ہے اور اس کا آغاز سوچ کے بدلنے سے ہوتا ہے۔ ففتھ جنریشن وار فیئر کا اہم ترین ہتھیار سوشل میڈیا اسی پہلو پر کام کرتا ہے اور اس کا استعمال کرنے والا نہ چاہتے ہوئے بھی بیگانوں کے افکار کو اپنے ذہن میں جگہ فراہم کر دیتا ہے۔ مبلغین اسلام کی محنت سے جو لوگ دامن اسلام سے وابستہ ہوتے ہیں ان کے لیے بھی کفار کی اسی چال کو قرآن مجید نے یوں بیان کیا ہے:

"وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ "[2]

اہل کتاب میں بہت سے یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد پھر سے کافر بنادیں دلی حسد کی وجہ سے اس کے بعد کہ ان پر حق اچھے سے ظاہر ہو چکا۔ تم انہیں چھوڑو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

---

[1] البقرة 217:02

Āl-bqrh 217:02

[2] البقرة 109:02

Āl-bqrh 109:02

اہل کتاب کی سوچ کو بیان فرما کر قرآن مجید نے مسلمانوں کو اپنے بچاؤ کا سامان کرنے کی ترغیب دی ہے۔ مخالفین اسلام کے اس طرز کی وجہ کو حسد جیسی مہلک بیماری قرار دے کر اس کا علاج صرفِ نظر کو قرار دیا ہے کیونکہ مخالفین اسلام باطنی طور پر اسلام کی حقانیت سے بخوبی واقف ہیں۔ دور حاضر میں جبکہ اسلام دنیا میں سب سے زیادہ اور تیزی سے پھیلنے والا دین بن چکا ہے اس لیے مخالفین اسلام کی کاروائیوں میں بھی تیزی آگئی ہے۔

سوشل میڈیا کا اسلام مخالف استعمال:

ففتھ جنریشن وار فیئر کا اہم ترین ہتھیار سوشل میڈیا مخالفین اسلام کی طرف سے بھرپور استعمال کیا جاتا ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی سماجی رابطہ کی ویب سائٹز (Websites) اور ایپلیکیشنز (Applications) غیر مسلم اداروں اور ملکوں کی طرف سے چلائی جاتی ہیں اس لیے ان کے مخالف استعمال ہونے میں کوئی امر مانع نہیں ہوتا۔ سوشل میڈیا (Social Media) کا دوہرا معیار تب کھل کر سامنے آتا ہے جب وہ دوسرے مذاہب کے لیے قوانین کو وضع کرتا ہے۔ فیس بک (Facebook) دنیا میں زیادہ استعمال ہونے والی ویب سائٹز (Websites) میں شمار ہوتی ہے اس کے مالک مارک زکربرگ (Mark Zuckerberg) نے اپنے بیان میں واضح کہا کہ ہولو کاسٹ (Holocaust) سے انکار پر مبنی کوئی بھی مواد فیس بک پر نشر نہیں کیا جاسکتا۔[3] ہولوکاسٹ ایک تاریخی واقعہ ہے جس کی تشریح یہودیوں کے ہاں ان کے قتل عام کی داستان ہے۔ اس واقعہ کے بارے ان کا ماننا ہے کہ بیسویں صدی عیسوی کی تیسری اور چوتھی دہائیوں کے سالوں میں جرمن افواج کی طرف سے یورپ میں آباد تقریبا ساٹھ لاکھ یہودیوں کو قتل کیا گیا۔ جبکہ اس کا انکار کرنے والے کہتے ہیں کہ اس ساری داستان کو یہودیوں کی طرف سے مبالغہ آرائی کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ سوشل میڈیا (Social Media) سے پہلے پرنٹ میڈیا کے عروج کے

[3] https://www.inquilab.com/news/articles/a-post-denying-the-holocaust-will-not-be-accepted-on-facebook-20152

زمانے سے ہی یہودیوں کی طرف سے مختلف ممالک میں ہولوکاسٹ(Holocaust) کے بارے قانون سازی کروائی گئی کہ کوئی بھی اس واقعہ کی تردید نہ کر سکے۔[4]

واقعات کو ان کی درستگی کے ساتھ بیان کرنا تو صداقت کا تقاضا ہے جبکہ کسی بھی شخص کے عقائد و نظریات کا احترام کرنا مذہبی و اخلاقی ذمہ داری ہے۔ ہولوکاسٹ (Holocaust) جو صرف تاریخی واقعات کی حیثیت رکھتا ہے پر بات کرنی کی اجازت نہ ہونا اور اسلام کے نظریات پر کھل کر بات کرنے کی اجازت ہونا سوشل میڈیا (Social Media) کے دوہرے معیار کی دلیل ہونے کے ساتھ ساتھ صحافت کی غیر جانب داری پر بھی سوالیہ نشان ہے۔

فیس بک پر اسلام مخالف مواد:

فیس بک پر بہت سے ایسے پیجز (Pages) ہیں جو اسلام مخالف مواد کو نشر کرتے ہیں ان میں سے ایک پیج کا نام ایکس مسلمز آف نارتھ امریکہ (Ex-Muslims of North America) ہے۔ اس پیج کو ایک لاکھ دس ہزار لوگوں نے لائک (Like) کیا ہوا ہے یعنی یہاں نشر ہونے والے مود کو اتنے افراد دیکھتے ہیں۔ اسی نام کی ایک آرگنائیزیشن (Organization) ہے جو اسے امریکہ سے چلاتی ہے۔ اس پیج پر پوسٹ (Post) ہونے والی معلومات نا صرف اسلام مخالف ہوتی ہیں بلکہ اسلام کی تعلیمات کا تمسخر بھی اڑایا جاتا ہے۔ جن موضوعات کو اس میں زیر بحث لایا جاتا ہے اس میں حجاب، وراثت، رسول اللہ ﷺ کی تعدد ازواج، قانون ناموس رسالت، اسلام چھوڑنے والے افراد کے خیالات اور اسلام مخالف مصنفین کی ویڈیوز (Videos) وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔ حجاب مخالف مہم میں ان خواتین کی تصاویر کو شیئر (Share) کیا جاتا ہے جو ماضی میں تو حجاب کرتیں تھیں اور بعد میں انہوں نے اسے ترک کر دیا۔ ان تصاویر سے تاثر دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ خواتین حجاب کرنے سے بڑی سخت قسم کی پابندی میں تھیں جس سے اب وہ آزاد ہو چکی ہیں۔ اسلام کے قانون وراثت بارے علم ریاضی کی روشنی میں کوئی ایسی بات کر دی جاتی

[4] https://encyclopedia.ushmm.org/content/ur/article/holocaust-denial-key-dates

ہے جس سے پڑھنے والے کی ذہن میں اس قانون کے تعلق سے شکوک و شبہات پیدا ہوں۔[5] ایسے تمام لوگ جو مسلمانوں کے ذہنوں میں وسوسہ اندازی کرتے ہیں ان کو قرآن مجید نے یوں بیان فرمایا ہے:

"قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، مَلِکِ النَّاسِ، اِلٰهِ النَّاسِ، مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ، الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ، مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ"[6]

تم کہو میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ تمام لوگوں کا بادشاہ۔ تمام لوگوں کا معبود۔ بار بار وسوسے ڈالنے والے، چھپ جانے والے کے شر سے (پناہ لیتا ہوں)۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں جنوں اور انسانوں میں سے وسوسے ڈالتا ہے۔

سورۃ الناس میں قرآن مجید نے ایسے لوگوں کے کردار کی بات فرمائی ہے جو انسانوں میں رہ کر بھی انسانوں کے خیر خواہ نہیں ہوتے بلکہ ان میں وسوسوں کو ڈال کر ان کو گمراہ کرتے ہیں۔ وسوسہ اندازی کرنا دراصل شیطان کا کام ہے لیکن شیطان صفت لوگ انسانوں میں بھی پائے جاتے ہیں جو انسانی روپ میں شیطان کے کام کو سر انجام دے رہے ہوتے ہیں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ سے جب شیطان کو نکل جانے کا حکم ہوا تو اس نے خود ہی اپنے ذمے انسانوں کو گمراہ کرنے کا کام لیا جس کو خالق کائنات نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا:

"قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا یَکُوْنُ لَکَ اَنْ تَتَکَبَّرَ فِیْهَا فَاخْرُجْ اِنَّکَ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ قَالَ اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ قَالَ فَبِمَا اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَکَ الْمُسْتَقِیْمَ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ عَنْ اَیْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَ لَا تَجِدُ اَکْثَرَهُمْ شٰکِرِیْنَ"[7]

فرمایا تو یہاں سے اُتر جا تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں رہ کر غرور کرے نکل، تو ہے ذلت والوں میں، بولا مجھے فرصت دے اس دن تک کہ لوگ اٹھائے جائیں، فرمایا تجھے مہلت ہے، بولا تو قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں ضرور تیرے

---

[5] https://www.facebook.com/ExMuslimsOrg

[6] الناس114: 01-06

Āl-nās 114: 01-06

[7] الاعراف13:07

Āl-āʿrāf 13:07

سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا پھر ضرور میں ان کے پاس آؤں گا ان کے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں سے اور تو ان میں اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

سورۃ الاعراف کی مذکورہ بالا آیات میں بھی سورۃ الناس کی طرح شیطان کی جس صفت کو بیان کیا گیا ہے وہ اس کا بار بار حملہ کر کے وسوسہ ڈالنا ہے۔ سورۃ الناس میں اسے صرف ایک لفظ الخناس کہ کر بیان کیا جبکہ سورۃ الاعراف میں اس کی تفصیل مذکور ہے کہ اس نے اللہ کی بارگاہ میں اظہار کیا کہ وہ انسان کو گمراہ کرنے کی مسلسل کوشش کرتا رہے گا۔ سوشل میڈیا سے نشر ہونے والا مواد بھی یہی خاصیت رکھتا ہے کہ وہ بار بار لوگوں کے سامنے آتا ہے اور ان کے ذہنوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔

ہندوستان کی اسلام مخالف مہم:

ویب سائٹز (Web Sites) کو بھی بڑے منظم انداز میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف معلومات پھیلانا کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ ویب سائٹز (Web Sites) دور حاضر میں ایک ایسا ذریعہ شمار کیا جاتا ہے جس سے معلومات حاصل کر کے صحافی اور محققین لکھتے اور بیان کرتے ہیں لیکن عین ممکن ہے کہ ان معلومات کو کسی خاص مقصد کے تحت پھیلایا جاتا ہو جس کی مثال ایک عالمی ادارے کی طرف سے شائع ہونے والی رپورٹ ہے۔ یورپی یونین (European Union) کے ادارے ڈس انفولیب (Dis info Lab) نے اپنی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا کہ ہندوستان 65 ممالک میں 265 جعلی میڈیا آؤٹ لٹس (Outlets) پاکستان کے خلاف مواد کو شائع کرنے کے لیے چلاتا آرہا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق ان جگہوں سے بے بنیاد معلومات پھیلانے کا سلسلہ 2005ء سے جاری تھا جس کے پس پشت بہت سے سنگین مقاصد تھے۔[8]

ڈس انفولیب یورپی یونین کا ایک ایسا ادارہ ہے جس کے ذمے جھوٹی خبروں کا سراغ لگانا ہے۔ اس ادارے نے انڈین کرونیکلز (Indian Chronicles) کے نام سے رپورٹ کو شائع کر کے ففتھ جنریشن وار فیئر کے محرکات کو بیان کیا۔ مذکورہ تحقیقی ادارے کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر (Executive Director) ایلیگزنڈر الافیلیپ (Alexandre

[8] https://www.bbc.com/urdu/regional-55243069

(Alaphilippe نے اپنے ایک انٹرویو میں انکشاف کیا کہ انہوں نے اپنی تحقیقات کی تاریخ میں کبھی اتنا بڑا اور مضبوط نیٹ ورک نہیں دیکھا جو مختلف اداروں کی بھرپور ہم آہنگی سے چل رہا ہوں۔ اس نیٹ ورک کو چلانے والے اتنے بااثر ہیں کہ وہ اپنے کام کو مسلسل کیے جارہے ہیں اگرچہ ان کے بارے خفیہ معلومات منظر عام پر آچکی ہیں۔ اس نیٹ ورک کو سری واستوا گروپ (Srivastava Group) کی طرف سے چلایا جاتا ہے جو ہندوستان کا ایک صحافت سے جڑا ادارہ ہے۔ منگھڑت خبروں اور مضامین کو اس نیٹ ورک کی جعلی ویب سائٹز (Web Sites) پر نشر کیا جاتا اور وہاں سے انڈیا (India) کے ایک اہم نیوز چینل اے این آئی (ANI) پر چلوا کر اسے سچائی اور حقیقت کا لبادہ پہنا دیا جاتا ہے۔ پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کے بارے غلط معلومات ہوں یا بین الاقوامی سطح پر کوئی نامعلوم پاکستان مخالف احتجاج، ان تمام کو اسی راستے سے گزار کر پیش کیا جاتا رہا ہے۔ ڈس انفولیب (Dis info Lab) کی تحقیق کے مطابق ہندوستانی نیٹ ورک کے ذریعے اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں پر بھی اثر انداز ہونے کی کوشش کی گئی ہے۔[9]

ففتھ جنریشن وار فیئر کے اہم ترین ہتھیار سوشل میڈیا کے خطرناک اثرات کو جاننے کے لیے مذکورہ بالا رپورٹ مفید ہے۔ ایک نیٹ ورک کے عیاں ہونے سے اس بات کا خدشہ ظاہر ہوتا ہے کہ اور کتنے ہی جعلی ادارے اسی انداز سے معاشرے کے بیگاڑ کا کام کر رہے ہوں گے۔ سوشل میڈیا کے مضر اثرات نے ترقی پذیر سے ترقی یافتہ تمام ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ پاکستان میں اس کے مخالفین بھی ایسی معلومات کو بنیاد بنا کر ملک کی سالمیت سے کھیلتے ہیں۔

مسلمان ممالک کی معیشت پر حملہ:

مسلمان ممالک کی معیشت کو کمزور کرنے کا کوئی بھی موقع مغربی ممالک اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ تاریخ کے اوراق گواہی دیتے ہیں جب بھی کسی مسلمان حکمران نے مضبوط معاشی پروگرام بنانے کا کوئی تصور دیا تو اسے مشکلات

[9] Ibid.

سے دوچار کیا گیا۔ اس کی اہم مثال سعودیہ عرب کے بادشاہ شاہ فیصل بن عبد العزیز تھے۔ ان کے دور حکومت میں اسرائیل نے جب عرب ممالک پر جنگ مسلط کی اور مغربی ممالک میں سے خاص کر برطانیہ اور امریکہ نے مظلوم فلسطینیوں کا ساتھ دینے کے بجائے اسرائیل کی حمایت کی تو شاہ فیصل نے مغربی ممالک کو تیل کی سپلائی بند کرنے کا فیصلہ کیا جس پر امریکہ نے ان کے خاندان ہی کے ایک فرد کو استعمال کرتے ہوئے ان کو قتل کروادیا۔ اس قتل کو بدلے کا رنگ دیا گیا کہ قاتل کے والد، بادشاہ کے سوتیلے بھائی مساعد کے قتل کے بدلے میں اس کے بیٹے فیصل بن مساعد نے اپنے چچا شاہ فیصل کی جان لی اور قصاص میں تھوڑے عرصے بعد ہی قاتل بھی اپنے انجام کو پہنچا۔[10]

تیل کی بندش کا فیصلہ جہاں مغربی ممالک کے لیے پریشانی اور تکلیف کا باعث تھا وہی اسلامی ممالک کو وافر مقدار میں تیل کی سپلائی ملنے کا موقع بھی مگر مغربی طاقتوں نے اس کو برداشت نہ کیا اور اپنے راستے کی رکاوٹ کو ہی ختم کر دیا تا کہ تیل ان کو سستے داموں ملتا رہے۔ مندرجہ بالا واقعہ جہاں اغیار کی چالاکی و ہوشیاری کی مثال ہے وہی اپنوں کی ناسمجھی اور مخالفین کے ہاتھوں استعمال ہو جانے کی داستان بھی ہے۔

ایف اے ٹی ایف (FATF) کی پاکستان پر پابندیاں:

فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (Financial Action Task Force) کا مخفف ایف اے ٹی ایف ہے جو کہ ایک بین الاقوامی ادارے کا نام ہے۔ اس ادارے کا مقصد دنیا میں ان ممالک پر نظر رکھنا ہے جو دہشت گردوں کو سہولیات میسر کرتے ہیں یا پھر ان ممالک سے غیر قانونی طور پر پیسوں کو منتقل کیا جاتا ہے۔ اس ادارے کے تین درجن سے زائد ممالک رکن ہیں جو ہر تین سال کے بعد اپنا اجلاس کر کے سفارشات پیش کرتے ہیں اور سابقہ سفارشات پر عملدرآمد کا جائزہ بھی لیتے ہیں۔ اس ادارے نے تین فہرستیں مرتب کی ہوئی ہیں جن میں سب سے پہلے وائٹ (White) پھر گرے (Grey) اور آخر پر بلیک (Black) ہے۔ اول الذکر فہرست سے مراد عمومی حالت ہے کہ اس میں موجود ممالک پر ایف اے ٹی ایف (Financial Action Task Force) کی طرف سے کوئی

[10] https://www.bbc.com/urdu/world-57414336

اعتراض نہیں ہے۔ گرے لسٹ(Grey List) سے مراد خطرے کی علامت ہے اس فہرست میں ان ممالک کے ناموں کو شامل کیا جاتا ہے جن کو زیر نظر رکھ کر اس کے بارے سفارشات مرتب کی جاتی ہیں جن کو پورا کرنے کے لیے تین سال کا دورانیہ دیا جاتا ہے۔ اور سب سے آخر پر بلیک لسٹ(Black List) کا نمبر ہے جو خطرناک ترین صورت حال کی علامت ہے ۔ایف اے ٹی ایف(Financial Action Task Force) نے پاکستان کو 2012ء میں اپنی گرے لسٹ(Grey List) میں شامل کیا جس کے تین سال بعد اچھی کارکردگی کی بنیاد پر نکال دیا گیا۔ایسے ہی 2018ء میں پاکستان کو دوبارہ گرے لسٹ(Grey List) میں ڈالا گیا اور ستائیس نکات پر عملدرآمد کرنے کا کہا گیا جس میں سے چھبیس پر عملد آمد ہونے کے باوجود اس ادارے کے 2021ء میں ہونے والے اجلاس میں پاکستان کو گرے لسٹ(Grey List) سے نہیں نکالا گیا لیکن 2022ء میں ایک اعلان کے ذریعہ پاکستان کو گرے لسٹ(Grey List) سے نکال دیا گیا۔[11]

پاکستان کو ایف اے ٹی ایف(Financial Action Task Force) کی گرے لسٹ(Grey List) میں بار بار ڈلوانے کا کام ہندوستان کا ہے جس کا نہ صرف پاکستان کے محکمہ خارجہ نے اظہار کیا بلکہ انڈیا(India) کے وزیر خارجہ جے شنکر نے برملا اپنے ایک بیان میں تسلیم بھی کیا ہے۔ انڈیا(India) کے لیے پاکستان کے خلاف یہ ساری کاروائی کرنا اس لیے ممکن ہوا کہ ایف اے ٹی ایف(Financial Action Task Force) کے رکن ممالک میں سے ایک انڈیا(India) بھی ہے جبکہ پاکستان اس ادارے کا رکن نہیں ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان کو بار بار گرے لسٹ میں جانے سے 38 ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ کسی بھی ملک کے گرے لسٹ(Grey List) میں چلے جانے سے نہ صرف اندرون ملک تجارت متاثر ہوتی ہے بلکہ عالمی سطح کے تاجر ایسے ممالک سے کوئی بھی تجارتی معاہدہ کرنے سے گریزاں رہتے ہیں۔[12]

---

[11] https://www.bbc.com/urdu/pakistan-63242754

[12] https://www.bbc.com/urdu/pakistan-57912724

معیشت کسی بھی ملک میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اس کے مضبوط ہوئے بنا مادی ترقی ممکن نہیں اسی لیے ففتھ جنریشن وار فیئر کے اہم ہتھیاروں میں سے کسی کی معیشت پر حملہ کرنا بھی ہے۔ امت مسلمہ اور اسلامی ممالک کے لیے مادی ترقی کے راہ میں اہم رکاوٹ عالمی معیشت کا مغربی ممالک کے ہاتھ میں ہونا ہے۔ عالمی تجارت کا معیار ڈالر ہے جو امریکہ جیسے اسلام دشمن ملک کی کرنسی ہے جبکہ عالمی تجارت پر اجارہ داری بھی مغربی ممالک ہی کی ہے۔ ایف اے ٹی ایف (Financial Action Task Force) جیسے ادارے کو بنا کر مسلمان ممالک کے لیے مزید مشکلات کو کھڑا کیا گیا ہے جو بے جا پابندیاں لگا کر عالمی تجارت کو مسلمان ممالک کی پہنچ سے دور رکھنے کا کام بھرپور انداز سے کر رہا ہے۔ ایف اے ٹی ایف (Financial Action Task Force) میں پاکستان کی رکنیت کا نہ ہونا اور انڈیا کا مستقل رکن ہونا باعث تشویش ہے۔ پاکستان مذکورہ ادارے کی طرف سے جاری کردہ ستائیس سفارشات میں سے چھبیس پر عمل کرنے کے باوجود اگر اس کی گرے لسٹ سے نہیں نکل پاتا تو عالمی مالیاتی اداروں اور اقوام متحدہ کے دوہرا معیار کو سمجھنا کچھ مشکل نہیں۔ ایف اے ٹی ایف (Financial Action Task Force) نے انڈیا (India) کے اثر انداز ہونے پر پاکستان کو اپنی گرے لسٹ میں رکھ کر اربوں ڈالر کا نقصان کیا۔

ہندوستان کی ای میل (Email) سے کروڑوں کا نقصان:

بی بی سی (BBC) کی رپورٹ کے مطابق نیوزی لینڈ (New Zeeland) کی کرکٹ ٹیم (Cricket Team) پاکستان کی کرکٹ ٹیم (Cricket Team) سے مختلف میچز (Matches) کی سیریز کھیلنے 2021ء میں پاکستان آئی۔ میچز سے قبل پریکٹس سیشنز (Practice Sessions) بھی ہوتے رہے مگر جس دن پہلا میچ تھا اس سے چند گھنٹے پہلے ہی انہوں نے نہ صرف میچ کھیلنے سے انکار کر دیا بلکہ ساری ٹیم ہی اپنے وطن واپس چلی گئی۔ ان کی طرف سے واپس جانے کی وجہ پاکستان میں دہشت گردی کا خطرہ بتائی گئی حالانکہ نیوزی لینڈ (New Zeeland) ٹیم کے دورہ پاکستان سے پہلے ان کی طرف سے ایک وفد نے مہینہ بھر پہلے پاکستان آکر سیکورٹی (Security) انتظام پر اعتماد کا اظہار کیا تھا جس کی بنیاد پر وہ ٹیم پاکستان آئی تھی۔ پاکستان کے پوچھنے پر نیوزی لینڈ (New Zeeland) کی طرف سے ایک دھمکی آمیز ای میل (Email) کے بارے بتایا گیا جو ان کو موصول ہوئی۔ وہ ای میل (Email) نیوزی

لینڈ ٹیم کے کپتان کی اہلیہ کو کی گئی تھی کہ وہ اپنے شوہر کو پاکستان جانے سے روکیں وگرنہ ان کو جان سے مار دیا جائے گا۔[13]

پاکستان کے وزیر داخلہ نے اپنے ایک بیان میں بتایا کہ بین الاقوامی کرکٹ ٹیموں کو دھمکیاں ملنے پر تحقیقات کی گئیں ہیں جس سے معلوم ہوا ہے کہ ان کے تانے بانے ہندوستان سے ملتے ہیں۔ پاکستانی وزیر اطلاعات نے اس بارے بتایا کہ یہ بات دراصل فیس بک(Facebook) کے ایک جعلی اکاؤنٹ سے شروع ہوئی جس میں نیوزی لینڈ (New Zeeland) کی حکومت اور ان کے کرکٹ بورڈ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا کہ وہ اپنی ٹیم کو پاکستان کرکٹ کھیلنے کے لیے مت بھیجیں وہاں ان کی جان کو خطرہ ہے۔ اس جعلی اور جھوٹی خبر کو بنیاد بنا کر انڈیا کے اخبار میں ایک ایسے صحافی کی طرف سے شائع کیا گیا جس کا تعلق افغانستان کے ایک اعلی عہدہ دار سے بتایا جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک اور ای میل(Email) نیوزی لینڈ کے ایک کھلاڑی کی اہلیہ کو موصول ہوئی جس میں اسے دھمکی دی گئی کہ اگر اس کا شوہر پاکستان کھیلنے کے لیے گیا تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ جب اس ای میل(Email) کے بارے تحقیق کی تو پتا چلا جس دن یہ ای میل(Email) موصول ہوئی اسی رات اس اکاؤنٹ(Account) کو بنایا گیا تھا اور صرف ایک ہی ای میل(Email) یہاں سے کی گئی۔ مذکورہ بالا دو واقعات کے باوجود نیوزی لینڈ(New Zeeland) کی ٹیم پاکستان کھیلنے کے لیے آئی اور پاکستان نے انہیں نیوزی لینڈ کے فوجی جوانوں سے بھی زیادہ افراد بطور سکیورٹی (Security) کے فراہم کیے۔ جس کی وجہ سے پریکٹس سیشن(Practice Session) معمول کے مطابق ہوئے اور میچ کے دن تک سب کچھ ٹھیک تھا مگر اچانک نیوزی لینڈ(New Zeeland) کی ٹیم نے دورہ منسوخ کیا اور اپنے ملک واپس روانہ ہو گئی۔ جو آخری ای(Email) میل نیوزی لینڈ(New Zeeland) کی ٹیم کو ملی جس کے بعد وہ پاکستان سے چلی گئی وہ حمزہ آفریدی نام کے اکاؤنٹ سے بھیجی گئی۔ اس دھمکی آمیز پیغام میں نیوزی لینڈ ٹیم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا کہ آپ نے پاکستان جا کر اچھا نہیں کیا اب آپ دیکھیں گے کہ آپ کے ساتھ کیا ہو گا۔ ان کے ہوٹل اور ان کی فلائٹ میں بم نصب کرنے کی دھمکی بھی دی گئی۔ اس اکاؤنٹ(Account) کی تحقیق کرنے پر

[13] https://www.bbc.com/urdu/sport-58601140

واضح ہوا کہ جس ڈوائس(Device) سے ای میل(Email) بھیجی گئی اس پر ایک درجن کے قریب اکاؤنٹ(Account) موجود تھے جو سارے کے سارے ہندی الفاظ پر مشتمل تھے سوائے اس ایک جعلی اکاؤنٹ کے جو حمزہ آفریدی کے نام سے بنا ہوا تھا جس سے ای میل(Email) کی گئی تھی اور وہ ای میل(Email) ہندوستان سے ہی کی گئی تھی لیکن وی پی این (VPN) کے ذریعے اصل مقام سے توجہ ہٹانے کے لیے سنگاپور (Singapore) کو ظاہر کیا گیا تھا۔[14]

نیوزی لینڈ (New Zeeland) کے دورہ پاکستان کو ادھورا چھوڑ کر واپس چلے جانے سے انگلینڈ (England) کی کرکٹ ٹیم نے بھی دورہ پاکستان منسوخ کر دیا جبکہ اسی طرح کی ایک دھمکی آمیز ای میل(Email) ویسٹ انڈیز(West Indies) کو بھی ملی تھی۔ ان ٹیموں کے دورے منسوخ ہونے کی وجہ سے پی سی بی (Pakistan Cricket Board) کی ایک رپورٹ کے مطابق تقریبا چالیس کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین(Chairman) نے اس پر بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس مالی نقصان کے ازالے کے لیے ہم آئی سی سی(International Cricket Council) جائیں گے جبکہ ایک اور وزیر کے بیان کے مطابق دورے منسوخ کرنے والی ٹیموں کے خلاف قانونی چارہ جوئی بھی کی جائے گی۔[15]

ماضی میں شائد کسی نے سوچا بھی نہیں ہو گا کہ کسی دور دراز کے علاقہ میں بیٹھ کر کوئی نامعلوم شخص کسی کو اتنا بڑا نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔ عمومی جنگ میں کروڑوں کا نقصان کرنے کے لیے مخالف کو اپنا بھی بہت کچھ داؤ پر لگانا پڑتا ہے جبکہ مذکورہ بالا معاملہ سے واضح ہوتا ہے کہ انڈیا(India) کے کسی نامعلوم مقام سے ایک نامعلوم شخص نے ای میل (Email) کر کے نہ صرف پاکستان کا بے تحاشہ مالی نقصان کیا بلکہ بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی ساخت کو بھی بہت بری طرح متاثر کیا۔ مذکورہ واقعہ کے بعد نہ تو آئی سی سی(International Cricket Council) کی طرف

---

[14] Ibid.

[15] Ibid.

سے اور نہ ہی کسی عالمی ادارے کی طرف سے ہندوستان کے خلاف کوئی کاروائی کی گئی جس سے واضح ہوتا ہے کہ عالمی طاقتیں مذکورہ واقعہ سے محظوظ ہوئیں۔

مسلمان ممالک پر سائبر (Cyber) حملے:

مسلمان ممالک کے لیے بڑھتے ہوئے مسائل میں سے ایک سائبر (Cyber) حملوں کا ہونا ہے۔ ریاست کے تمام بڑے ادارے انٹرنیٹ (Internet) کے ذریعے ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں جس سے سائبر (Cyber) حملوں کو روکنے میں پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی میں مغربی ممالک دنیا کے دیگر علاقوں کے نسبت آگے ہیں اسی لیے ان کا اپنی ٹیکنالوجی کو دشمن کے خلاف استعمال کرنا آسان ہے۔

سائبر (Cyber) حملوں کو کرنے کے لیے نہ تو دشمن کے علاقے میں جانا پڑتا ہے اور نہ ہی جان ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اسی لیے ہیکرز (Hackers) بھرپور اعتماد کے ساتھ حملہ کرتے ہیں۔ دور حاضر میں سائبر حملوں کے ذریعے دشمن کو نقصان پہچانے کے واقعات میں نہ صرف اضافہ ہو رہا ہے بلکہ طریقہ کار میں بھی دن بدن مختلف صورتیں اختیار کی جارہی ہیں۔ مسلمان ممالک پر ہونے والے سائبر (Cyber) حملوں میں سے چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

ایران پر اسرائیل کا سائبر حملہ:

اسرائیل ایران کو اپنا دشمن سمجھتا ہے جبکہ ایران نے بھی کئی مرتبہ اسرئیل پر الزام لگایا ہے کہ وہ اسے خطہ میں ترقی کرنے سے روکا ٹیں ڈالتا ہے۔ اسی بنیاد پر متعدد معاملات میں یہ دونوں ممالک ایک دوسرے کے مدمقابل رہتے ہیں۔ اسرائیل کی خفیہ ایجنسی موساد (Mossad) نے اپریل 2021ء میں ایران کے ایٹمی پلانٹ پر سائبر حملہ کیا۔ ایران کے علاقے نطنز میں ان کا ایٹمی پلانٹ ہے جس پر موساد (Mossad) کے سائبر حملے کے بعد بجلی کا نظام معطل ہو گیا

اور ان کی ایٹمی تنصیبات کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ ایرانی حکومت نے اس پر اپنا رد عمل دیتے ہوئے کہا کہ اس حملے کا بھرپور بدلہ لیا جائے گا۔[16]

ایران اسرائیل تنازعہ کا پس منظر اسرائیل کی غیر قانونی حیثیت ہے۔ اسرائیل کے قیام ہی سے ایران کا مؤقف فلسطینی مظلوم لوگوں کے حق میں رہا ہے اور وہ اسرائیل کی مذمت اپنے بیانات کے ذریعے کرتا رہتا ہے جس کی بنیاد پر اسرائیل ایران کو اپنا دشمن قرار دیتا ہے۔ دوسری طرف ایران کا بھی یہ کہنا ہے کہ اسرائیل اسے خطے میں ترقی نہیں کرنے دے رہا اور مختلف حیلے بہانوں سے اس کی راہ میں رکاوٹیں ڈالتا رہتا ہے۔ اسرائیل کی طرف سے ایران کے اہم سائنسدانوں کو قتل کرنا اور اس کی ایٹمی تنصیبات کو نشانہ بنانا بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔[17] اسرائیل کی سر توڑ کوشش ہے کہ ایران ایٹمی قوت نہ بنے کیونکہ یہ اسرائیل کے لیے ہرگز قابل قبول نہیں ہو گا کہ اس کا دشمن اتنا طاقتور بن جائے۔ اسرائیل نے اگرچہ کھلے عام کوئی دھماکا نہیں کیا لیکن سب جانتے ہیں کہ وہ کئی ایٹم بم کا مالک ہے لیکن وہ ایران کو یہ صلاحیت صرف اس لیے نہیں حاصل کرنے دے رہا کہ ایران ایک اسلامی ملک ہے اور وہ اس کے وجود کا مخالف ہے۔

پاکستانی اداروں پر سائبر حملے:

سٹیٹ بینک آف پاکستان (State Bank of Pakistan) نے نیشنل بینک (National Bank) پر سائبر حملے کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ اس حملے کی وجہ سے بینک کے مالیاتی خدمت کے شعبے متاثر ہوئے جن میں تنخواہوں اور پنشن کا شعبہ بھی شامل تھا۔ مذکورہ بیان کے مطابق سائبر حملے سے بینک صارفین کی معلومات چوری تو نہ ہو سکی لیکن بینک کے نظام کو بحال کرنے میں خاصہ وقت لگ گیا۔ پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی کو بجلی فراہم کرنے والے ادارے "کے الیکٹرک "(K-Electric) پر بھی سائبر حملہ ہو چکا ہے جبکہ پاکستان کے شہریوں کے ٹیکس معاملات کو دیکھنے والا ادارہ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (Federal Board of Revenue) بھی ان حملوں کی

---

[16] https://www.bbc.com/urdu/regional-56710178

[17] Ibid.

زد میں رہ چکا ہے۔[18] ترقی پذیر ممالک جس سطح کی ٹیکنالوجی اپنے اداروں میں استعمال کر رہے ہوتے ہیں ان کو ہیک (Hack) کرنا سائبر حملہ کرنے والوں کے لیے کچھ زیادہ مشکل نہیں ہوتا۔ ان حملوں کی وجہ سے معلومات کو بہت حد تک نقصان ہوتا ہے جس کے لیے دوبارہ سے ایک نئے سسٹم کی ضرورت ہوتی ہے۔

پاکستان کے اہم ترین اداروں پر سائبر حملوں کا ہونا بہت سے سوالات کو جنم دے رہا ہے۔ یہ ادارے اگر ہیکرز کے حملوں سے محفوظ نہیں ہیں تو کسی بھی وقت پاکستان کو کسی بڑے مسئلے سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔ کے الیکٹرک کی بجلی کو لا محالہ کروڑوں لوگ استعمال کرتے ہیں جس کے متاثر ہونے کا مطلب پاکستان کی آبادی کے ایک بڑے حصے کو مسائل سے دوچار کرنا ہے۔ نادرا کے ادارے کا سائبر حملوں کی زد میں ہونا تو انتہائی مشکوک صورت حال کی خبر دیتا ہے کہ اس ادارے کے پاس تو پورے پاکستان کے افراد کی معلومات ہوتی ہے۔ بچوں کی پیدائش سے لے کر بزرگوں کی وفات تک ساری معلومات کا رکھنا اس ادارے کا بنیادی کام ہے۔ سائبر حملے کی صورت میں کئی غیر ملکیوں کی معلومات پاکستانی شہری کے طور پر درج کی جاسکتی ہے اور اسی طرح کئے زندہ لوگوں کو مردہ کی فہرست میں ڈالا جاسکتا ہے۔ ووٹوں کے اندراج میں رد وبدل یا مردم شماری کی غلط معلومات وغیرہ سے جڑے بہت سے خدشات نادرا کے نظام کی درستگی کے ساتھ وابستہ ہیں۔

نیشنل بینک، پاکستان کا قومی ادارہ ہے جس میں تمام حکومتی اداروں سمیت لوگوں کے ذاتی اکاؤنٹ بھی ہوتے ہیں۔ کسی ادارے یا آدمی کے اکاؤنٹ سے رقم ہیک ہونے کی صورت میں بینک اس کا ہرگز ذمہ دار نہیں ہوتا جبکہ اسی نیشنل بینک میں حکومتی ادارے سے ریٹائر (Retire) ہونے والے بزرگوں کی پنشن بھی موجود ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا تمام اداروں میں سے سب سے حساس معاملہ فیڈرل بورڈ آف ریونیو کا ہے جس کی معلومات میں رد وبدل کا ہونا پاکستان کی معیشت کے لیے خطرہ کی گھنٹی ہے۔ اس میں ان تمام اداروں اور لوگوں کے فہرستیں موجود ہوتی ہیں جو سالانہ ریاست کو اربوں روپے کا ٹیکس دیتے ہیں جس سے مملکت کا سالانہ بجٹ بنایا جاتا ہے۔ ان تمام اداروں کے نظاموں کو سائبر حملوں سے بچانے کے لیے دوررس اور مضبوط حکمتی عملی بنانے کی اشد ضرورت ہے۔

---

[18] https://www.bbc.com/urdu/pakistan-59143123

مسلمان ممالک پر قانونی پابندیاں:

مغربی ممالک کی طرف سے دنیا کے مختلف خطے سیاسی، معاشی اور معاشرتی پابندیاں فقط اس وجہ سے برداشت کر رہے ہیں کہ ان کا تعلق اسلام سے ہے۔ امریکہ کی سرپرستی میں اسلام مخالف مہم زندگی کے مختلف شعبوں میں صرف اس وجہ سے چلائی جارہی ہے کہ لوگ اسلام سے متنفر ہو جائیں۔ کسی بھی مسلمان ملک کی ترقی مغرب سے ہر گز برداشت نہیں ہوتی اسی وجہ سے کسی بھی شعبہ میں ترقی کرنے والا اسلامی ملک مغربی پابندیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے جس کی کچھ مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

ایران پر بین الاقوامی پابندیاں:

ایران پچھلے کافی عرصہ سے اٹیمی صلاحیت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے جس کی پاداشت میں اسی کافی کچھ برداشت بھی کرنا پڑا ہے۔ امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ بارہا کہ چکا ہے کہ کسی بھی قیمت پر ایران کو اٹیمی قوت بننے کی اجازت نہیں دیں گے۔ حالانکہ امریکہ کے پاس نہ صرف اٹیم بم بڑی تعداد میں موجود ہیں بلکہ وہ مختلف جنگوں میں انہیں استعمال بھی کرتا رہا ہے لیکن ایران پر یہ صلاحیت حاصل کرنے کی پابندی صرف مسلمان ہونے کی بنیاد پر ہے۔ ایران کے اپنے مؤقف پر ڈٹے رہنے کی وجہ سے امریکہ نے اس پر مختلف پابندیاں عائد کی ہیں جن کا امریکی اداروں کی طرف سے وقتاً فوقتاً اعادہ کیا جاتا ہے۔ امریکہ کی طرف سے ایران پر امریکی ڈالر میں تجارت کرنے پر پابندی ہے جبکہ اسے ڈالر اپنے پاس رکھنے کی اجازت بھی نہیں ہے۔ سونے اور دیگر قیمتی دھاتوں کی خریدوں فروخت ایران کے لیے ممنوع ہے۔ امریکی پابندیوں میں کوئلے (Coal)، ایلومینیم (Aluminum) اور گرافائٹ (Graphite) وغیرہ کی تجارت کی بھی ممانعت ہے۔[19]

مندرجہ بالا پابندیوں کی وجہ ہی سے ایران کی کرنسی اور معیشت دباؤ کا شکار ہے۔ امریکی ڈالر کی حیثیت بین الاقوامی کرنسی کی ہے جس کے بغیر کوئی بھی ملک بین اقوامی سطح پر تجارتی معائدہ نہیں کر سکتا جبکہ بہت سے ممالک ڈالر ہی کو

[19] https://www.bbc.com/urdu/world-44843613

اپنے اثاثے بنا کر ملکی کرنسی چھاپتے اور اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں لیکن ایران پر مذکورہ دونوں باتوں کی پابندی ہونا اسے دنیا میں تنہا کر رہا ہے اور یہ ہی مغربی ممالک کی خواہش بھی ہے۔

پاکستان پر پابندیوں کی سفارش:

امریکی کانگریس کے ایک رکن سکاٹ پیری (Scot Perry) نے پاکستان پر دہشت گردوں کی سرپرستی کرنے کا الزام لگاتے ہوئے ایک بل پیش کیا جس میں پاکستان پر مختلف معاشی پابندیوں کی سفارش کی گئی۔ ریپبلکن پارٹی (Republican Party) کے ممبر سکاٹ پیری (Scot Perry) جن کا تعلق پنسلوانیا (Pennsylvania) سے ہے نے ایک بل پیش کر کے مطالبہ کیا پاکستان کی امداد بند کی جائے۔ جن دیگر پابندیوں کا ذکر بل میں کیا گیا ان میں دفاع سے متعلق مصنوعات کی خرید و فروخت بھی شامل ہے۔ امریکہ کی طرف سے اس سے قبل بھی کچھ ممالک پر اسی الزام کے پیش نظر پابندیاں لگائی گئی ہیں جن میں ایران اور شام بھی شامل ہیں۔ اس بل کے علاوہ ایک اور خط اسی رکن کانگریس اور دیگر دو ارکان کے ساتھ مل کر امریکہ کے اٹارنی جنرل کو لکھ کر مطالبہ کیا گیا کہ امریکہ میں مقیم پاکستانی سفیر اور دہشت گردوں کے روابط کی بھی تحقیقات کی جائیں۔[20]

امریکہ میں تھوڑے تھوڑے عرصے بعد پاکستان مخالف کوئی نہ کوئی بات پھیلا دی جاتی ہے جس کا مقصد ریاست پاکستان پر دباؤ برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ کئی معاملات جن کا تعلق پاکستان کے داخلہ امور کے ساتھ ہوتا ہے ان کو بھی امریکی ایوانوں میں موضوع بحث بنایا جاتا ہے۔ جب بھی ایک ریاست کسی دوسری آزاد مملکت کے داخلہ امور میں دخل اندازی کرے تو اس سے ایک خود مختار ریاست کے اختیار پر سوال اٹھتے ہیں۔

فلسطینیوں پر مالی پابندیاں:

فلسطینی عوام پچھلی کئی دہایوں سے اپنے حق کی خاطر قربانیاں دی رہی ہے لیکن اسرائیل کی طرف سے مسلسل ان کے لیے مشکلات کھڑی کی جاتی رہی ہیں۔ فلسطینیوں نے جب بھی اپنے حقوق کے لیے کسی عالمی فورم پر آواز بلند کی تو رد

[20] https://jehanpakistan.pk/79530/

عمل کے طور پر ان کے مسائل میں اضافہ ہی کیا گیا ہے۔ فلسطینیوں کی طرف سے اقوام متحدہ میں ایک قرار داد پیش کروائی گئی جس کا مقصد عالمی عدالت انصاف سے اسرئیلی قبضہ بارے رائے مانگی گئی تھی جس کو اسرائیل نے اپنے اوپر عالمی حملہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ اسے بدنام کرنے کی سازش ہے۔ اس قرار داد کے جواب میں اسرائیل نے فلسطین پر مختلف پابندیوں کا اعلان کر دیا تا کہ فلسطین اس قرار داد کی قیمت ادا کرے۔ جبکہ ان پابندیوں کو صرف آغاز قرار دیتے ہوئے مزید کاروائیوں کی بھی بات کی گئی ہے۔[21]

اقوام متحدہ کا مقصد امن عالم کو برقرار رکھوانا ہے اور اسی کے حصول کے لیے فلسطینیوں نے قرارداد پیش کروائی جس پر اسرائیل کا ردعمل غیر معقول ہے۔ اسرائیل کے ردعمل پر اقوام متحدہ کی طرف سے کوئی بیان سامنے نہ آنا اس کے یک طرفہ ہونے کی علامت ہے۔ مغربی ممالک جو اپنے ہاں قانون کی بالادستی کی بات کرتے ہیں اور کسی آدمی کو اجازت نہیں دیتے کہ وہ ان کے شہری کی زمین پر بے جا قبضہ کرے لیکن وہ ممالک اسرائیل کی حمایت کرتے ہیں جس نے فلسطینی زمین پر ظلما قبضہ کیا ہوا ہے۔ وہ عیسائی ممالک جن کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہ فلسطین کو حاصل کرنے کے لیے مسلمانوں کے ساتھ صلیبی جنگیں لڑتے رہے آج وہ اسرائیل کی حمایت کر رہے ہیں جس سے ان کی اسلام مخالف سوچ واضح ہوتی ہے۔

دنیا میں موجود ہر ملک اپنے دفاع کو مضبوط کرنے کے لیے ممکنہ کوشش کر سکتا ہے لیکن اسلامی ممالک جیسے ہی اس شعبہ میں کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو عالمی قانونی پیچیدگیوں کا شکار ہو جاتے ہیں جس کی بنیادی وجہ ان کے مابین اتحاد و اتفاق کی کمی ہے۔ مغربی ممالک کی طرف سے ایران پر مختلف پابندیاں لگانا محض ہتھیاروں کی عالمی دوڑ میں ان کو پیچھے کرنے کی سازش ہے جبکہ پاکستان اسلامی دنیا میں واحد اٹیمی قوت ہے جس کی وجہ سے اسے امریکہ اور دیگر ممالک کی طرف سے پریشانیوں کا سامنا رہتا ہے اور جہاں تک سرزمین فلسطین کی بات ہے تو مغرب ان کے خلاف اسرائیل کا حمایتی فقط اسلام دشمنی کے سبب سے ہے اور اقوام متحدہ مغربی ممالک کے مفادات کو قانونی شکل دینے کا کام سرانجام دے رہا ہے۔

---

[21] https://www.bbc.com/urdu/articles/cy0k35mmxkvo

خلاصہ:

طاغوتی قوتوں کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ففتھ جنریشن وار فیئر کے تمام اہم ذرائع استعمال ہو رہے ہیں۔ سوشل میڈیا(Social Media) جو کہ مذکورہ جنگ کا اہم ترین ہتھیار ہے، بھرپور انداز سے اسلام مخالف مہم اس پر چلائی جارہی ہے۔ فیس بک(Facebook) پر ایک پیج (Page) ایکس مسلمز آف نارتھ امریکہ -Ex) (Muslims of North America کے نام سے ہے جس کو ایک امریکی تنظیم چلارہی ہے جس پر ایک لاکھ سے زائد لوگ موجود ہے۔ جن موضوعات کو اس پیج پر زیر بحث لایا جاتا ہے اس میں حجاب، وراثت، رسول اللہ ﷺ کی تعدد ازواج، قانون ناموس رسالت، اسلام چھوڑنے والے افراد کے خیالات اور اسلام مخالف مصنفین کی ویڈیوز(Videos) وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔ حجاب مخالف مہم میں ان خواتین کی تصاویر کو شیئر(Share) کیا جاتا ہے جو ماضی میں تو حجاب کرتیں تھیں اور بعد میں انہوں نے اسے ترک کر دیا۔ انڈیا(India) کی طرف سے سوشل میڈیا (Social Media) کے اسلام مخالف استعمال کو ایک مغربی ادارے نے بے نقاب کیا ہے۔ یورپی یونین (European Union) کے ادارے ڈس انفولیب (Dis info Lab) نے اپنی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا کہ ہندوستان 65 ممالک میں 265 جعلی میڈیا آؤٹ لٹس (Outlets) پاکستان کے خلاف مواد کو شائع کرنے کے لیے چلاتا آرہا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق ان جگہوں سے بے بنیاد معلومات پھیلانے کا سلسلہ 2005ء سے جاری تھا جس کے پس پشت بہت سے سنگین مقاصد تھے۔ منگھڑت خبروں اور مضامین کو اس نیٹ ورک(Network) کی جعلی ویب سائٹز(Websites) پر نشر کیا جاتا اور وہاں سے انڈیا(India) کے ایک اہم نیوز چینل (News Channel) اے این آئی(ANI) پر چلوا کر اسے سچائی اور حقیقت کا لبادہ اڑوا دیا جاتا ہے۔

معیشت کے ہتھیار کو بھی مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا جارہا ہے جس کی ایک مثال پاکستان کو ایف اے ٹی ایف(FATF) کی پیچیدگیوں میں الجھانا ہے۔ پاکستان کو ایف اے ٹی ایف(FATF) کی گرے لسٹ (Grey List) میں باربار ڈلوانے کا کام ہندوستان کا ہے جس کا نہ صرف پاکستان کے محکمہ خارجہ نے اظہار کیا بلکہ انڈیا(India) کے وزیر خارجہ نے برملا اپنے ایک بیان میں تسلیم بھی کیا ہے۔

ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان کو بار بار گرے لسٹ(Grey List) میں جانے سے اربوں ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ پاکستان مذکورہ ادارے کی طرف سے جاری کردہ ستائیس سفارشات میں سے چھبیس پر عمل کرنے کے باوجود اس کی گرے لسٹ سے نہیں نکالا گیا جس سے عالمی مالیاتی اداروں اور اقوام متحدہ کے دوہرا معیار کو سمجھا جاسکتا ہے۔ ایف اے ٹی ایف(FATF) نے انڈیا(India) کے اثر انداز ہونے پر پاکستان کو اپنی گرے لسٹ(Grey List) میں رکھ کر اربوں ڈالر کا نقصان کیا جبکہ انڈیا (India)ہی کی طرف سے جعلی ای میل (Email) کر کے نیوزی لینڈ (New Zealand) کی کرکٹ ٹیم(Cricket Team) کو واپس بھجوا کر پاکستان کو کروڑوں کا نقصان پہنچایا گیا جس سے ففتھ جنریشن وار فیئر کا نتیجہ واضح ہے۔

مسلمانوں کو ٹیکنالوجی میں پچھلے دھکیلنے کے لیے سائبر(Cyber) حملوں کے وار بھی برابر جاری ہیں۔ اسرائیل کی خفیہ ایجنسی موساد نے اپریل 2021ء میں ایران کے ایٹمی پلانٹ پر سائبر(Cyber) حملہ کیا۔ ایران کے علاقے نطنز میں ان کا ایٹمی پلانٹ ہے جس پر موساد(Mossad) کے سائبر(Cyber) حملے کے بعد بجلی کا نظام معطل ہو گیا اور ان کی ایٹمی تنصیبات کو بھی شدید نقصان پہنچا جبکہ پاکستان کے اہم ادارے بھی سائبر(Cyber) حملوں کی زد میں کئی بار آچکے ہیں۔ ان میں نیشنل بینک(National Bank)، نادرا،(Nadra) کے الیکٹرک(K-Electric)، فیڈرل بورڈ آف ریونیو(Fedral Board of Revenue) جیسے حساس ادارے شامل ہیں۔ مسلمان ممالک کو بین الاقوامی پابندیوں میں الجھا کر کمزور کرنے کی سازش بھی ففتھ جنریشن وار فیئر کا حصہ ہے۔

اسی مقصد کے حصول کے لیے امریکہ نے ایران پر ڈالر میں خرید و فروخت کو ممنوع قرار دیا ہوا ہے۔ جبکہ مصنوعات میں سے بھی کئی چیزوں پر پابندی ہے تاکہ امریکہ کی پالیسیوں کو نہ ماننے کی سزا ایران کو دی جاسکے۔ امریکہ کا ایسا ہی رویہ پاکستان کے بارے میں بھی ہے۔ امریکہ کے مقتدر ایوانوں میں پاکستان کے خلاف قانون سازی کی باتیں بار بار منظر عام پر آتی رہتی ہیں تاکہ امریکہ کا دباؤ پاکستانی ریاست پر برقرار رہ سکے۔ امریکہ کی پاکستان کو کمزور کرنے کی ایک وجہ اس کے پاس ایٹمی قوت کا ہونا بھی ہے جو اسلامی ممالک میں سے صرف اسی کے پاس ہے جس کی بدولت مسلم امہ کی قیادت کا وصف پاکستان میں موجود ہے۔ فلسطینی بھی مسلمان ہونے کے ناطے بین الاقوامی پابندیوں کو برداشت کر رہے ہیں جن کا جرم اپنی آزادی کے لیے آواز کو بلند کرنا ہے۔ اقوام متحدہ میں عالمی عدالت انصاف سے

رجوع کرنے کی پاداش میں فلسطینی بین الاقوامی پابندیاں برداشت کر رہے ہیں جبکہ اس پر اقوام متحدہ کا خاموش تماشائی بننا مغربی ممالک کے اسلام مخالف ایجنڈے کی تکمیل ہے۔